حصہ دوم

تسہیل الحج

(حج کے پانچ دن)

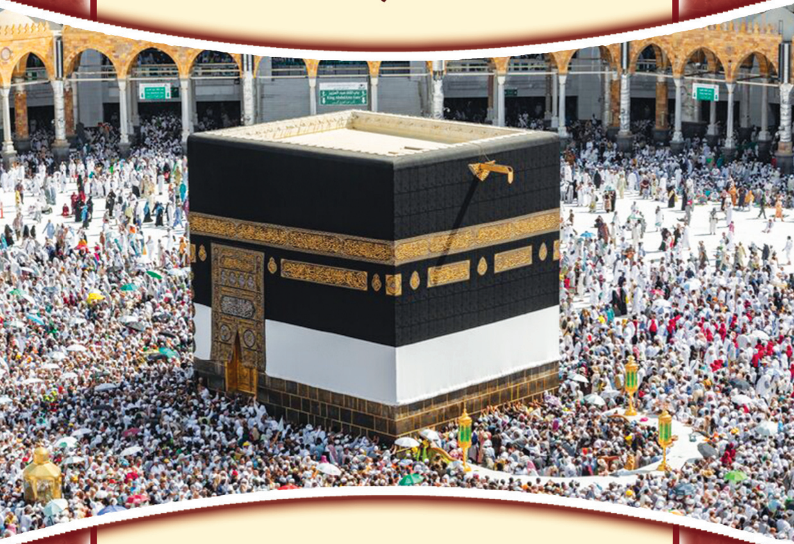

حضرت مولانا محمد سلیم دھورات صاحب دامت برکاتہم

خادم الحدیث النبوی صلی اللہ علیہ وسلم، اسلامک دعوہ اکیڈمی، لیسٹر، یوکے

مجمع الدعوة الإسلامي

ISLĀMIC DAʻWAH ACADEMY

.... تفصیلات ....

کتاب کا نام	:	تسہیل الحج حصّہ دوم
افادات	:	حضرت مولانا محمد سلیم دھورات صاحب دامت برکاتہم
ناشر	:	اسلامک دعوہ اکیڈمی، لیسٹر، یوکے
ای میل	:	info@idauk.org

ملنے کا پتہ

Islāmic Da'wah Academy,
120 Melbourne Road, Leicester
LE2 0DS. UK.
t: +44 (0)116 2625440
e: info@idauk.org

ISLĀMIC DA'WAH ACADEMY

فہرست

حج کے پانچ دن ۷
حج کی فضیلت ۷
حج کا احرام ۹
حج کا پہلا دن ۱۴
منیٰ کے لئے روانگی ۱۴
منیٰ میں قیام ۱۵
حج کا دوسرا دن ۱۹
عرفات کے لئے روانگی ۱۹
وقوفِ عرفہ کا وقت ۲۱
وقوفِ عرفہ ۲۲
عرفہ کے دن کے اذکار ۲۵
مزدلفہ کے لئے روانگی ۲۹
مزدلفہ ۳۰
حج کا تیسرا دن ۳۴

ISLAMIC DA'WAH ACADEMY

مزدلفہ کا وقوف ۳۴
منٰی ۳۶
رمی ۳۹
رمی کی مشروعیت ۴۰
رمی کے مسائل ۴۰
رمی کا وقت ۴۳
دسویں کی رمی کا طریقہ ۴۵
حج کی قربانی ۴۹
قربانی کا وقت ۴۹
حلق اور قصر ۵۱
طوافِ زیارت اور سعی ۵۲
حج کا چوتھا دن ۵۷
رمی کا وقت ۵۷
رمی کا طریقہ ۵۷
حج کا پانچواں دن ۶۰
تیرہویں کی رمی ۶۲

ISLĀMIC DA'WAH ACADEMY

رمی کا وقت ۶۲
رمی کا طریقہ ۶۲
طوافِ وداع ۶۳
طوافِ وداع کا وقت ۶۳
طوافِ وداع کا طریقہ ۶۳
واپسی کے دوران ۶۷
واپسی کے بعد ۶۸

مجمع الدعوة الإسلامي
ISLĀMIC DA'WAH ACADEMY

وَأَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلَّهِ

”اور حج اور عمرہ اللہ کے لئے پورا کرو۔“

[البقرۃ:۱۹۶]

ESTABLISHED 1412 - 1991
مجمع الدعوة الإسلامي
ISLĀMIC DA'WAH ACADEMY

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

حج کے پانچ دن

حج کی فضیلت

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ایک حدیث روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

• جب تم اپنے گھر سے بیت اللہ کی نیت سے چلو گے تو تمہاری اونٹنی کے ہر قدم پر تمہارے لئے ایک نیکی لکھی جائے گی اور ایک گناہ مٹایا جائے گا۔

• طواف سے فارغ ہو کر تمہارا دو رکعتیں پڑھنا اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ایک غلام آزاد کرنے کی طرح ہے۔

• صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنا ستّر غلام آزاد کرنے کے برابر ہے۔

• عرفہ کے دن شام کو عرفات کے میدان میں وقوف کے وقت اللہ تعالیٰ سماءِ دنیا پر نزول فرماتے ہیں اور فرشتوں کے سامنے تم پر فخر کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ میرے بندے پراگندہ بال، ہر

گہری اور کشادہ وادی سے میرے پاس میری رحمت کے امیدوار ہو کرآئے ہیں، اگرتمہارے گناہ ریت کے ذرّوں یا بارش کے قطروں یا سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں، پھر بھی میں نے بخش دیئے، (اے میرے بندو!) اب تم بخشے بخشائے لوٹ جاؤ اور جن کے لئے تم سفارش کروان کو بھی میں نے بخش دیا۔

• جمرات کی رمی میں ہر کنکری کے بدلے ہلاک کرنے والے گناہوں میں سے ایک کبیرہ گناہ معاف ہوگا۔

• حج کی قربانی تمہارے رب کے پاس ذخیرہ ہے۔

• سر منڈانے میں ہر بال کے بدلے ایک نیکی ملے گی اور ایک گناہ معاف ہوگا۔

• پھر اخیر میں بیت اللہ کا طواف ایسی حالت میں ہوگا کہ تمہارا کوئی گناہ باقی نہیں رہے گا اور ایک فرشتہ آکر تمہارے دونوں کندھوں کے درمیان ہاتھ رکھے گا اور کہے گا کہ آئندہ نئے سرے سے عمل کرو، اس لئے کہ تمہارے پچھلے سارے گناہ معاف ہوگئے۔[1]

ISLĀMIC DA'WAH ACADEMY

---

[1] مسند البزّار، مسند ابن عمر، باب مجاهد عن ابن عمر، ح(٦١٧٧)

حج کا احرام

حجِّ افراد اور حجِّ قران کرنے والے پہلے سے حج کے احرام میں ہیں اس لئے انہیں احرام میں آنے کی ضرورت نہیں ہے، (وہ ص ۱۴ سے ملاحظہ فرمائیں اور اس کے مطابق حج کریں۔)

حجِّ تمتّع کرنے والے چونکہ عمرے سے فارغ ہو کر احرام سے نکل گئے ہیں اس لئے انہیں آٹھ ذو الحجّہ کو منیٰ جانے سے پہلے حج کے احرام میں آنا پڑے گا، (اسی طرح مکّہ مکرّمہ میں رہنے والے لوگ اور میقات کے اندر حل میں رہنے والے لوگ بھی حج کا احرام باندھیں گے)۔

(۱) آٹھویں ذی الحجّہ کو منیٰ کے لئے روانہ ہونے سے پہلے حج کے احرام میں آنا ہے، آپ کو اختیار ہے چاہے آٹھ ذو الحجّہ کی صبح کو احرام میں آئیں یا رات ہی کو یا اس سے بھی پہلے۔

(۲) مستحب ہے کہ ان تمام کاموں سے فارغ ہو جائیں جو جائز ہیں مگر احرام میں آجانے کے بعد ممنوع ہو جانے والے ہیں، اس کے بعد غسل کر لیں اور احرام کی دو چادریں پہن لیں اور خوشبو استعمال کریں، عورتیں سلے ہوئے کپڑے پہنی رہیں۔

(۳) مرد حضرات کے لئے افضل یہ ہے کہ حرم شریف میں احرام کی نیت کریں۔

عورتوں کے لئے افضل یہ ہے کہ اپنی قیام گاہ پر ہی نیت کریں، اسی طرح جن مردوں کا قیام حرم شریف سے دور ہے ان کے لئے بھی آسانی اسی میں ہے کہ اپنی قیام گاہ پر احرام میں آئیں۔

(۴) اب سر ڈھانپ کر احرام کے لئے دو رکعات نفل پڑھیں بشرطیکہ مکروہ وقت نہ ہو، بہتر یہ ہے کہ سورۂ فاتحہ کے بعد پہلی رکعت میں سورۂ کافرون اور دوسری رکعت میں سورۂ اخلاص پڑھیں، اگر مکروہ وقت ہو یا عورت حیض یا نفاس کی حالت میں ہو تو ان دو رکعتوں کو چھوڑ دیں۔

(۵) نماز کے بعد مرد حضرات سر سے چادر ہٹالیں۔

(٦) اب حج کی نیت کریں:

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أُرِيْدُ الْحَجَّ فَيَسِّرْهُ لِيْ وَتَقَبَّلْهُ مِنِّيْ

اے اللہ! (آپ ہی کی رضا کے لئے) حج کی نیت کرتا ہوں، آپ اس کو میرے لئے آسان کر دیجئے اور میری طرف سے قبول کر لیجئے!

مسئلہ: اگر حج فرض ہے تو فرض کی نیت کریں اور نفل ہے تو نفل کی اور حجِّ بدل ہے تو نام لیں کہ فلاں کی طرف سے حج کا احرام باندھتا ہوں۔

(۷) اس کے بعد تین مرتبہ تلبیہ پڑھیں۔

لَبَّيْكَ، اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ، لَا شَرِيْكَ لَكَ، لَبَّيْكَ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ، لَا شَرِيْكَ لَكَ

میں حاضر ہوں، اے اللہ! میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، آپ کا کوئی شریک نہیں ہے، میں حاضر ہوں، بیشک تمام تعریفیں اور تمام نعمتیں اور بادشاہت آپ ہی کے لئے ہیں، آپ کا کوئی شریک نہیں ہے۔

(۸) اب درود شریف پڑھ کر دعا کریں۔

(۹) نیت اور تلبیہ پڑھتے ہی آپ احرام میں آجائیں گے، اب تمام ممنوعاتِ احرام سے بچنے کا اہتمام کریں، ممنوعاتِ احرام تسہیل الحج حصّہ اوّل ص ۶۴ پر ملاحظہ فرمائیں۔

فائدہ: احرام اور اس کے مسائل کو تسہیل الحج حصّہ اوّل ص ۵۴ پر ملاحظہ کیا جاسکتا ہے۔

ISLAMIC DA'WAH ACADEMY

مسئلہ: حجِّ تمتّع کرنے والے حج کی سعی منیٰ جانے سے پہلے بھی کر سکتے ہیں اور طوافِ زیارت کے بعد بھی، مگر طوافِ زیارت کے بعد افضل ہے۔

مسئلہ: حجِّ تمتّع کرنے والے اگر منی جانے سے پہلے سعی کرنا چاہیں تو احرام میں آنے کے بعد ایک نفل طواف کریں اور اس کے بعد سعی کریں اس لئے کہ طواف کے بغیر سعی نہیں ہوسکتی، اس نفل طواف میں اضطباع اور رمل بھی ہوگا۔

فائدہ: احرام میں آجانے کے بعد کثرت سے تلبیہ پڑھیں، دیگر اذکار بھی پڑھیں مگر حالتِ احرام میں سب سے افضل ذکر تلبیہ ہے اور یہ حج کا خاص شعار ہے۔ (تسہیل الحج حصّہ اوّل ص ۶۳ پر نمبر ۱۱ ملاحظہ فرمائیں)

مشورہ: منیٰ جانے سے پہلے مکّہ مکرّمہ میں قیام کے دوران تمام نمازوں کی اذان کا وقت نوٹ کرلیں، پھر حج کے ایام میں اسی کے مطابق نمازیں ادا کریں، دوسروں کی دیکھا دیکھی ہرگز نماز نہ پڑھیں، کبھی کبھی لوگ اندازہ کرکے وقت سے پہلے ہی پڑھ لیتے ہیں اور نماز نہیں ہوتی۔

مشورہ: اگر آپ کے ساتھ کوئی معذور ہو تو مکّہ مکرّمہ ہی سے وہیل چیر (wheelchair) کا انتظام کرلیں، چادر بھی ساتھ لے لیں تا کہ پردہ کرنے کی ضرورت پڑے تو کام آسکے۔

مسئلہ: ہوٹل کی چادریں وغیرہ اپنے استعمال کے لئے منیٰ لے جانا جائز نہیں ہے۔

ISLAMIC DAWAH ACADEMY

حج کا پہلا دن

(آٹھویں ذی الحجہ)

منیٰ کے لئے روانگی

آٹھ ذوالحجہ سے بارہ ذوالحجہ تک کے پانچ دن حج کے ایّام کہلاتے ہیں، یہی ایام پورے سفر کا خلاصہ ہیں اس لئے کہ حج کے ارکان ان میں ادا کئے جاتے ہیں، ان ایّام میں عبادت، ذکر، توبہ اور دعا کا خوب اہتمام کریں اور گناہوں سے مکمّل پرہیز کریں، اسی طرح فضول اور لا یعنی سے بھی خوب بچیں، ہر آن ہر گھڑی اللہ کی طرف توجہ رہے۔

ہر دم اللہ اللہ کر
نور سے اپنا سینہ بھر

سنت یہ ہے کہ آٹھویں ذی الحجہ کو سورج طلوع ہونے کے بعد منیٰ کے لئے روانہ ہوں اور ایسے وقت میں پہنچیں کہ ظہر مستحب وقت میں ادا ہو سکے، راستے میں تلبیہ و ذکر کی کثرت رہے۔

مسئلہ: طلوعِ آفتاب سے پہلے منیٰ کے لئے روانہ ہونا خلافِ اولیٰ ہے اس لئے کوشش کریں کہ طلوعِ آفتاب کے بعد روانگی ہو، لیکن

اگر کوئی سورج نکلنے سے پہلے یا رات ہی کو روانہ ہو جائے تب بھی جائز ہے۔

مسئلہ: اگر کوئی شخص مکّہ مکرّمہ میں قیام کر کے نویں ذی الحجہ کو سیدھا عرفات چلا جائے تو گو اس کا حج ہو جائے گا لیکن خلافِ سنت ہو گا۔

مشورہ: جو لوگ نئے اور نا تجربہ کار ہیں ان کے لئے منیٰ میں اپنی قیام گاہ تک خود پہنچنا آسان نہیں ہوتا، اس لئے ان کے لئے بہتر یہی ہے کہ وہ اپنے گروپ کے نظام کے مطابق بس میں سفر کریں۔

منیٰ میں قیام

(۱) منیٰ میں تقریباً چوبیس (۲۴) گھنٹے کا قیام ہے اور ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور فجر کی نمازیں وہیں ادا کرنی ہیں، اسی طرح رات بھی منیٰ میں گزارنی ہے، یہ دونوں کام سنت ہیں۔

(۲) منیٰ کا قیام توبہ استغفار، ذکر اللہ، تلاوت، سیکھنے سکھانے، حجّاج کی خدمت اور اللہ تعالیٰ کی عبادت میں گزرے، گناہ سے مکمّل پرہیز ہو، دل میں کسی کی تحقیر یا نفرت نہ آئے، کسی کے ساتھ لڑائی جھگڑا نہ ہو، بدنظری، غیبت اور فضول کاموں سے بھی اپنے آپ کو خوب بچائیں۔

مسئلہ: جدید تحقیق اور مشاہدے کے مطابق آج کل مکّہ مکرّمہ کی آبادی منیٰ اور مزدلفہ تک پہنچ گئی ہے، لہٰذا جو شخص حج کے لئے جائے اور مکّہ مکرّمہ میں اس کا قیام حج کے پانچ دن سمیت ۱۵ دن یا اس سے زیادہ ہو تو اسے مکّہ مکرّمہ، منیٰ، مزدلفہ اور عرفات، تمام جگہوں میں نماز پوری پڑھنی ہوگی، اس کے لئے قصر کا حکم نہیں ہے۔

مسئلہ: منیٰ میں قیام کی سنّت صرف منیٰ میں قیام کرنے سے ادا ہوسکتی ہے، منیٰ کی حدودِ شرعیہ میں قیام اور شب گزاری کو چھوڑ کر مکّہ مکرّمہ میں قیام کرنا خلافِ سنّت ہے۔

اہم فائدہ: منیٰ، عرفات اور مزدلفہ میں پردے کے احکام کا پورا خیال رکھیں، مردوں اور عورتوں کا اختلاط بالکل نہ ہو، عورتیں مردوں کے سامنے چہرہ کھول کر نہ آئیں، مردوں کے پاس سے گزرنے کی ضرورت پڑے تب بھی پردے کی پوری رعایت رکھیں، یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے اور احرام کی حالت میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی بہت سنگین ہے۔

فائدہ: آج کل تلبیہ کے سلسلے میں بڑی کوتاہی اور غفلت برتی جاتی ہے حالانکہ حج کے ایام میں تلبیہ اذکار کی روح ہے، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ میرے پاس حضرت جبرئیل علیہ السلام نے آکر یہ ہدایت کی

کہ آپ اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو بلند آواز سے تلبیہ پڑھنے کا حکم دیں، کیونکہ تلبیہ حج کا خاص شعار ہے۔[۱] اس لئے اس کے ورد کا بہت زیادہ اہتمام ہونا چاہئے، کسی سے ملاقات کے وقت، اونچی جگہ چڑھتے وقت، نیچے اترتے وقت، بیٹھتے، اُٹھتے، نمازوں کے بعد، صبح کو، شام کو، ہر حال میں تلبیہ پڑھتے رہنا چاہئے اور جب بھی پڑھیں تین مرتبہ پڑھنے کی کوشش کریں، اور اس کے بعد آہستہ سے درود شریف پڑھ کر یہ دعا کریں:

اَللّٰھُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ رِضَاكَ وَالْجَنَّةَ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ غَضَبِكَ وَالنَّارِ

مشورہ: آٹھویں ذی الحجّہ کو منیٰ آنے کے بعد سے دسویں ذی الحجہ کو منیٰ واپس آنے تک کھانے پینے میں اگر احتیاط کریں گے تو عرفات اور مزدلفہ میں بہت سہولت رہے گی، پھل اور ہلکی پھلکی غذا پر گزارہ کریں۔

مشورہ: حج کے پانچ دنوں میں اپنے ساتھ صرف ضروری سامان لے جائیں، بعض لوگ بہت سامان لے لیتے ہیں اور منیٰ پہنچنے کے بعد

---

[۱] سنن ابن ماجه، كتاب المناسك، باب رفع الصوت بالتلبية، ح(۲۹۳۵)

ISLAMIC DA'WAH ACADEMY

پریشان ہوتے ہیں کہ اب اس کے ساتھ کیا کریں؟ چادر، پانی کا تھرماس، چٹائی، کپڑوں کا ایک جوڑا، toiletries (صابن، تشو پیپر، ٹوتھ برش وغیرہ) اور کچھ بسکٹ وغیرہ ہلکی پھلکی کھانے کی چیزیں کافی ہیں۔

مشورہ: منیٰ اور عرفات میں ہر جگہ خیمے ہی خیمے ہوتے ہیں، اس لئے ضرورت کے بغیر اپنے خیمے سے باہر نہ جائیں، اگر کسی وجہ سے نکلنا ضروری ہو جائے تو زیادہ دور نہ جائیں ورنہ واپس پہنچنا مشکل ہوگا، ہر وقت اپنے خیمے کے پتے والا شناختی کارڈ (ID Card) اپنے ساتھ رکھیں۔

مسئلہ: ۹ ذوالحجّہ (یومِ عرفہ) کی فجر کی نماز سے لے کر ۱۳ ذوالحجّہ کی عصر کی نماز تک ہر فرض نماز کے بعد ہر مرد اور عورت پر تکبیرِ تشریق پڑھنا حج میں بھی واجب ہے، مرد حضرات جہراً پڑھیں اور عورتیں آہستہ، تکبیر تشریق کے الفاظ یہ ہیں: اَللّٰہُ أَکْبَرُ اَللّٰہُ أَکْبَرُ، لَا إِلٰہَ إِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ أَکْبَرُ، اَللّٰہُ أَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ

مسئلہ: ان دنوں میں نمازوں کے بعد پہلے اجتماعی طور پر تکبیرِ تشریق پڑھیں اور اس کے بعد انفرادی طور پر تلبیہ پڑھیں۔

حج کا دوسرا دن

(نویں ذی الحجہ)

عرفات کے لئے روانگی

وقوف عرفہ فرض ہے اور حج کی روح ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے:

اَلْحَجُّ عَرَفَةُ[1]

حج درحقیقت عرفہ ہی ہے۔

اگر کوئی شخص حج کے تمام ارکان ادا کر لے مگر وقوفِ عرفہ کے لئے مقرّر کئے گئے وقت میں ایک لمحے کے لئے بھی میدانِ عرفات میں نہ جا سکے تو اس کا حج نہیں ہوگا۔

(۱) عرفات کے لئے سورج طلوع ہونے کے بعد نکلنا سنت ہے اور اس سے پہلے نکلنا جائز ہے مگر خلافِ سنّت، لہٰذا کوشش کی جائے کہ سورج طلوع ہونے کے بعد روانہ ہوں۔

(۲) نہایت ذوق وشوق کے ساتھ رحمتِ خداوندی کی امید سے

[1] سنن الترمذي، أبواب الحج، باب في من أدرك الإمام بجمع فقد أدرك الحج، ح(۸۹۹)

سرشار ہوکر روانہ ہوں، آج کا یہ دن حج کا لُبِّ لباب ہے۔

(۳) مستحب ہے کہ عرفہ جاتے ہوئے دعا، تلبیہ، سُبْحَانَ اللّٰہِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ، لَا إِلٰہَ إِلَّا اللّٰہُ، اَللّٰہُ أَکْبَرُ، استغفار، درود شریف وغیرہ اذکار میں مشغول رہیں۔

(۴) جب جبلِ رحمت پر نظر پڑے تو دعا کریں، فقہاء نے اس موقع پر یہ دعا نقل کی ہے جو مستحب ہے:

اَللّٰهُمَّ إِلَيْكَ تَوَجَّهْتُ، وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، وَوَجْهَكَ أَرَدْتُ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَتُبْ عَلَيَّ، وَأَعْطِنِيْ سُؤْلِيْ، وَوَجِّهْ لِيَ الْخَيْرَ أَيْنَمَا تَوَجَّهْتُ، سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ

اے اللہ! میں آپ ہی کی طرف متوجّہ ہوں اور آپ ہی کی ذات پر مجھے بھروسہ ہے اور آپ ہی کی رضا مجھے مطلوب ہے، اے اللہ! میری مغفرت فرما، مجھ پر توجّہ فرما، میری درخواست پوری فرما، اور میں جہاں بھی جاؤں میرے لئے خیر مقدّر فرما، اللہ کی ذات ہر عیب سے پاک ہے، تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں، اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے، اور اللہ ہی سب سے بڑے ہیں۔

ISLAMIC DA'WAH ACADEMY

(۵)اس کے بعد تلبیہ پڑھتے ہوئے عرفات میں داخل ہوں۔

وقوفِ عرفہ کا وقت

مسئلہ: چونکہ وقوفِ عرفہ بہت اہم رکن ہے اس لئے شریعتِ مطہّرہ نے اس کے لئے وقت میں بہت گنجائش رکھی ہے، نویں ذی الحجہ کو زوال کے بعد سے شروع ہوکر دسویں ذی الحجہ کی صبح صادق تک رہتا ہے، حاجی کے لئے اس پورے وقت میں سے وہاں کم از کم ایک لمحے کے لئے ٹھہرنا فرض ہے، ورنہ حج ادا نہیں ہوگا۔

مسئلہ: عرفات میں زوال کے بعد پہنچنا افضل ہے، مگر اس سے پہلے پہنچنا بھی جائز ہے۔

مسئلہ: اگر عرفات میں زوال سے پہلے پہنچ گیا تو زوال سے لے کر غروب تک ٹھہرنا واجب ہے۔

مسئلہ: اگر زوال کے بعد پہنچا تو اس وقت سے لے کر غروب تک ٹھہرنا واجب ہے۔

مسئلہ: اگر کوئی شخص غروب سے پہلے عرفات سے چلا جائے گا تو گو اس کا فرض ادا ہوجائے گا لیکن واجب چھوڑنے کی وجہ سے اس پر دم لازم ہوگا۔

وقوفِ عرفہ

(۱) عرفات پہنچنے کے بعد اپنی ضروریات سے فارغ ہوجائیں، جب زوال ہوجائے تو اگر ممکن ہو تو غسل کریں ورنہ وضوء، غسل افضل ہے۔

مسئلہ: عرفات میں ظہر اور عصر کو ظہر کے وقت میں ایک ساتھ پڑھنے کے لئے کچھ شرائط ہیں، خیمے میں نماز پڑھنے کی صورت میں ان میں سے بعض شرطیں نہیں پائی جاتیں اس لئے ظہر کی نماز ظہر کے وقت میں اور عصر کی نماز عصر کے وقت میں پڑھی جائے گی۔

(۲) ظہر کی نماز جماعت سے ادا کریں اور اس کے بعد وقوف شروع کریں۔

آج کا یہ دن بہت اہم ہے، جگہ بھی بہت خاص ہے اور وقت بھی، یہ زندگی کے بہت قیمتی لمحات ہیں اس لئے پوری کوشش کریں کہ کوئی لمحہ ضائع نہ ہو، پورے انہماک کے ساتھ ذکر اللہ، توبہ، استغفار، گریہ وزاری کے ساتھ دعا اور عبادت میں مشغول رہیں، بار بار تلبیہ بھی پڑھیں، اس سیاہ کار اور اس کے متعلّقین بلکہ پوری اُمّت کے لئے ضرور دعا کریں، سائل کا حق ہوتا ہے۔

مشورہ: حجّاج کو میدانِ عرفات کی مسجد، مسجدِ نَمِرَہ میں نماز پڑھنے کا شوق ہوتا ہے اس لئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ظہر اور عصر کی نمازیں وہیں پڑھی تھیں، لیکن نئے اور ناتجربہ کار ساتھیوں کو یہ مشورہ دیا جاتا ہے کہ اپنے خیمے ہی میں نمازیں پڑھیں اس لئے کہ مسجدِ نَمِرَہ تو آسانی سے مل جائے گی، مگر واپس اپنے خیمے تک پہنچنے میں دشواری ہوگی، ہوسکتا ہے کہ آپ راستہ بھول جائیں اور خود بھی پریشان ہوں اور ساتھیوں کو بھی پریشانی ہو۔

(۳) وقوف کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ قبلہ رُخ کھڑے ہوکر دعا کے لئے ہاتھ اٹھانے کی طرح ہاتھ اُٹھا کے ذکر و دعا میں مشغول رہیں، اگر تھک جائیں تو ہاتھ چھوڑنے اور بیٹھنے کی بھی گنجائش ہے، مگر لیٹنا مکروہ ہے، معذور کے لئے لیٹنے کی بھی اجازت ہے، جب تک کھڑے رہ سکتے ہیں کھڑے رہیں اور جب تھک جائیں تو بیٹھ جائیں، جب دوبارہ ہمّت ہو تو پھر کھڑے ہوجائیں۔

مسئلہ: جبلِ رحمت کے قریب وقوف کرنا سنت ہے اس لئے جبلِ رحمت سے جتنا قریب ہوں اتنا بہتر ہے۔

مسئلہ: وقوف کے لئے جبلِ رحمت پر چڑھنا بدعت ہے۔

مشورہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبلِ رحمت کے دامن میں وقوف فرمایا تھا، لہٰذا مسنون یہی ہے کہ وہاں وقوف کیا جائے، لیکن وہاں پہنچ کر وہاں سے واپس اپنے گروپ تک پہنچنا مشکل ہوتا ہے، اس لئے کمزور لوگ یا جن کے ساتھ کمزور ہیں وہ اپنے خیمے کے پاس ہی وقوف کریں۔

مسئلہ: مستحب یہ ہے کہ کھلے آسمان کے نیچے دھوپ میں کھڑا رہے اور سائے میں کھڑا نہ رہے، لیکن اگر تکلیف کا اندیشہ ہو تو حرج نہیں ہے۔

مشورہ: کمزور یا جو لوگ گرمی کے عادی نہیں ہیں، وہ خیمے ہی میں قبلہ رو کھڑے ہو کر عبادت میں مشغول رہیں، جب گرمی کم ہو جائے اُس وقت خیمے سے باہر آجائیں۔

مسئلہ: پردے کا خوب اہتمام ہو، عورتوں کو مردوں کے ساتھ کھڑا ہونا جائز نہیں ہے، اگر پردہ مشکل ہو تو عورتیں خیمے کے اندر ہی عبادت میں مشغول رہیں۔

فائدہ: وقوفِ عرفات کے لئے شریعت کی طرف سے کوئی خاص عبادت یا ذکر مقرّر نہیں ہے، کلمۂ طیبہ پڑھیں، تیسرا یا چوتھا کلمہ

ISLAMIC DA'WAH ACADEMY

پڑھیں، درود شریف پڑھیں، اپنی دنیا اور آخرت کی تمام ضرورتوں کے لئے دعا کریں، اور اس یقین کے ساتھ کریں کہ میرا رحیم وکریم آقا آج میری ہر دعا کو ضرور قبول کرے گا، یہ دعا ضرور کریں کہ اے اللہ! آپ کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، دوسرے انبیاء علیہم السلام اور صلحاء رحمۃ اللہ علیہم نے اب تک اس مقام پر جو دعائیں کی ہیں وہ ساری میرے حق میں اور میرے متعلّقین اور پوری اُمّت کے حق میں قبول فرما۔ خوب عاجزی اور ندامت کے ساتھ دل کی گہرائی سے تمام گناہوں سے بچنے کا معاہدہ کر کے توبہ اور استغفار کریں، آنسو بہائیں اور معافی مانگیں، دل لگا کر بہت عاجزی اور توجّہ کے ساتھ دعا کریں، قرآن شریف کی تلاوت کریں، نماز میں مشغول رہیں، دعا کی کتابیں پڑھیں، [1] ذکر اور دعا کے دوران تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد تلبیہ پڑھتے رہیں، آپس کی جائز گفتگو بھی بغیر ضرورت کے نہ کریں، یاد رہے کہ آج کی کوتاہی کی تلافی کبھی بھی نہیں ہو سکے گی۔

عرفہ کے دن کے اذکار

(۱) ایک حدیث میں ہے کہ بہترین دعا عرفہ کے دن کی دعا ہے،

---

[1] الحزب الاعظم، مناجاتِ مقبول، جامع الدعاء وغیرہ۔

ISLAMIC DA'WAH ACADEMY

اور بہترین کلمہ جو میں نے اور مجھ سے پہلے نبیوں نے پڑھا وہ یہ ہے:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ[۱]

(۲) ایک اور حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عرفہ کے دن اکثر دعا یہ ہوتی تھی:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، بِيَدِهِ الْخَيْرُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ[۲]

(۳) ایک اور حدیث میں ہے کہ جب کوئی مسلمان عرفہ کے دن میدانِ عرفات میں وقوف کرتا ہے اور پھر قبلہ رُخ ہوکر مندرجہ ذیل اذکار پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے ارشاد فرماتے ہیں کہ اے میرے فرشتو! میرے اس بندے کا کیا بدلہ ہے جس نے میری تسبیح کی، میری تہلیل کی اور میری بڑائی اور عظمت بیان کی اور مجھے پہچان کر میری ثنا کی اور میرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجا؟ (پھر اللہ تعالیٰ خود ارشاد فرماتے ہیں کہ) اے میرے فرشتو! تم گواہ رہو کہ میں نے اس کو

---

[۱] سنن الترمذي، أبواب الدعوات، ح(۳۸۸۵)

[۲] مسند أحمد، مسند عبد الله بن عمرو، ح(۶۹۶۱)

ISLĀMIC DA'WAH ACADEMY

معاف کر دیا اور میں نے اس کی سفارش اس کے حق میں قبول کی اور اگر میرا یہ بندہ مجھ سے سوال کرتا تو میں میدانِ عرفات میں موجود تمام حاجیوں کے حق میں اس کی سفارش قبول کر لیتا۔

• سو مرتبہ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

• سو مرتبہ ﴿قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ، اللهُ الصَّمَدُ، لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ، وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ﴾ (الإخلاص)

• سو مرتبہ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَآلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ[1]

۴) عصر کے وقت میں عصر کی نماز جماعت سے ادا کریں اور پھر دوبارہ وقوف میں مشغول ہو جائیں۔

فائدہ: دیکھا گیا ہے کہ مغرب سے تقریباً آدھا گھنٹہ پہلے کچھ لوگ وقوف سے اپنے آپ کو فارغ سمجھ لیتے ہیں اور ایک دوسرے کو

ISLAMIC DA'WAH ACADEMY

[1] شعب الإيمان للبيهقي، باب الوقوف يوم عرفة بعرفات، ح(۴۰۷۴)

مبارک باد دیتے ہوئے مصافحہ معانقہ میں مشغول ہو جاتے ہیں، یہ بہت نا مناسب ہے اس لئے کہ وقوف کا وقت غروب تک ہے اور مغرب سے پہلے کا یہ وقت نہایت قیمتی ہے، اس لئے آپ غفلت سے دور رہتے ہوئے غروب تک دل لگا کر دعا اور عبادت میں مشغول رہیں۔

فائدہ: ٹور آپریٹر (tour operator) اگر غروب سے پہلے آپ کو بس میں بٹھانے کی کوشش کرے تو آپ نرمی سے سمجھائیں اور غروب تک عبادت اور دعا میں مشغول رہیں، اگر وہ نہ مانے تو جھگڑا ہرگز نہ کریں، آپ صبر سے کام لے کر بس میں بیٹھ جائیں اور غروب تک ذکر و دعا میں برابر مشغول رہیں اس لئے کہ آپ کی بس غروب تک حدودِ عرفات ہی میں رہے گی، غروب تک ایک ایک لمحے کی قدر کریں اور سستی اور غفلت کو قریب بھی نہ آنے دیں۔

مشورہ: مزدلفہ کے لئے پانی اور کچھ پھل، بسکٹ وغیرہ اپنے ساتھ لے لیں۔

مشورہ: اگر ہو سکے تو مزدلفہ کے لئے روانگی سے پہلے عرفات ہی میں استنجاء سے فارغ ہو جائیں۔

ISLAMIC DA'WAH ACADEMY

مزدلفہ کے لئے روانگی

(۱) سورج غروب ہوجائے تو مزدلفہ کے لئے روانہ ہوں، غروب کے بعد بلا عذر دیر کرنا خلافِ سنّت ہے۔

(۲) راستے میں ذکراللہ، درود شریف، دعا اور تلبیہ کی کثرت رہے۔

(۳) مغرب کی نماز نہ عرفات میں پڑھیں نہ راستے میں کسی اور جگہ، آج مغرب کی نماز مزدلفہ پہنچ کر عشاء کے وقت میں عشاء کے ساتھ ادا کی نیت سے پڑھنی ہے، ان دونوں کو جماعت کے ساتھ ادا کرنا سنّتِ مؤکّدہ ہے اور بغیر عذر کے سنّتِ مؤکّدہ کو چھوڑنے والا گنہگار ہوتا ہے، اس لئے جماعت کا بھی اہتمام کریں۔

مسئلہ: اگر کسی نے مغرب کی نماز مزدلفہ کے علاوہ کہیں اور پڑھ لی تو مزدلفہ پہنچ کر دوبارہ عشاء کے وقت میں پڑھنا واجب ہے۔

مسئلہ: اگر ہجوم اور ٹریفک کی وجہ سے یا کسی اور وجہ سے مزدلفہ پہنچنے میں تاخیر ہو جائے، اور مغرب اور عشاء کی نماز قضا ہونے کا اندیشہ ہو تو ایسی صورت میں مغرب اور عشاء کی نماز آپ جہاں ہوں وہیں پڑھ لیں۔

مسئلہ: اگر کوئی شخص مزدلفہ جلدی پہنچ گیا اور ابھی عشاء کا وقت نہیں ہوا ہے تو عشاء کے وقت کا انتظار کرے اور اس کے بعد دونوں نمازیں ادا کرے۔

مشورہ: اس بات کا خیال رہے کہ جب تک مزدلفہ کی حدود میں داخل ہوجانے کا یقین نہ ہوجائے اس وقت تک بَس سے نہ اُتریں، بعض دفعہ لوگ مزدلفہ میں داخل ہونے سے پہلے ہی دوسروں کی دیکھا دیکھی اپنے آپ کو مزدلفہ میں سمجھ کر بس سے اُتر جاتے ہیں، پھر نماز پڑھ کر وقوف بھی وہیں کرتے ہیں، اس طرح نہ نماز مزدلفہ میں ہوتی ہے نہ وقوف۔

اسی طرح قبلے کی صحیح تعیین کا بھی اہتمام کریں، اس سلسلے میں بھی دوسروں کی دیکھا دیکھی عمل نہ کریں، حکومت نے مزدلفہ کی حدود اور قبلے کی سمت کی تعیین کے لئے جو بورڈ لگائے ہیں ان سے مدد حاصل کریں۔

مزدلفہ

(۱) مزدلفہ پہنچ کر غسل یا وضوء کریں۔
(۲) جب عشاء کا وقت ہوجائے تو مستحب یہ ہے کہ مغرب اور

ISLAMIC DAWAH ACADEMY

عشاء کو فوراً ادا کریں، دونوں نمازوں کو جماعت کے ساتھ اس ترتیب سے ادا کریں:

الف) ایک اذان کہیں۔

ب) ایک اقامت کہیں۔

ج) مغرب کی فرض پڑھیں (سلام کے بعد تکبیرِ تشریق اور تلبیہ پڑھیں)۔

د) عشاء کی فرض پڑھیں (سلام کے بعد تکبیرِ تشریق اور تلبیہ پڑھیں)۔

ھ) مغرب کی سنتیں پڑھیں۔

و) عشاء کی سنتیں اور اس کے بعد وتر پڑھیں۔

(۳) اب کھانے، پینے اور دوسری ضروریات کی طرف توجّہ کریں۔

(۴) دسویں ذی الحجّہ کو جمرۂ عقبہ (بڑے شیطان) کی رمی کے لئے مزدلفہ سے سات کنکریاں اُٹھانا مستحب ہے اس لئے آپ کنکریاں اُٹھائیں، باقی دنوں کی رمی کے لئے بھی مزدلفہ سے کنکریاں اُٹھانا بلا کراہت جائز ہے اور اکثر لوگوں کا یہی معمول ہے۔

ISLAMIC DA'WAH ACADEMY

جو لوگ منیٰ میں ۱۳ ذوالحجہ تک ٹھہرنے کا ارادہ رکھتے ہیں انہیں ۷۰ کنکریوں کی ضرورت پڑے گی، اور جو لوگ ۱۲ ذوالحجّہ کی رمی کر کے منیٰ سے چلے جانے والے ہیں انہیں ۴۹ کنکریاں کافی ہوں گی۔

۱۰ ذوالحجہ	جمرۂ عقبہ	۷	واجب
۱۱ ذوالحجہ	تینوں جمرات	۲۱	واجب
۱۲ ذوالحجہ	تینوں جمرات	۲۱	واجب
۱۳ ذوالحجہ	تینوں جمرات	۲۱	سنّت

مسئلہ: جمرات کے ارد گرد اور ناپاک جگہوں کے علاوہ منیٰ اور مزدلفہ میں کسی بھی جگہ سے کنکریاں اُٹھائی جاسکتی ہیں۔

مسئلہ: کنکری بڑے چنے کے برابر ہو، کھجور کی گٹھلی کے برابر ہو تو بھی جائز ہے، بڑے پتھر سے رمی کرنا مکروہ ہے۔

مسئلہ: ناپاک کنکریوں سے رمی کرنا مکروہ ہے اس لئے مستحب یہ ہے کہ رمی سے پہلے کنکریوں کو دھولیا جائے اور اگر ناپاکی کا یقین نہ ہو تو بغیر دھوئے استعمال میں بھی مضائقہ نہیں۔

(۵) مزدلفہ میں صبح صادق تک رات گزارنا سنّتِ مؤکّدہ ہے، یہ رات بہت بابرکت ہے، لہٰذا اس رات کی خوب قدر کریں اور عبادت میں گذاریں، تھوڑی دیر کے لئے سنّت کی نیت سے سو بھی جائیں اس لئے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مزدلفہ کی رات میں سونا بھی ثابت ہے۔

مسئلہ: بیمار، کمزور، معذور، بچّے اور عورتوں کے لئے گنجائش ہے کہ مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نماز پڑھ کر فوراً منیٰ کے لئے روانہ ہو جائیں اور وقوف کو چھوڑ دیں، ان لوگوں پر ایسا کرنے سے کوئی کفّارہ یا دم لازم نہیں آتا۔

مسئلہ: طاقتور صحت مند مردوں کے لئے مزدلفہ کا وقوف ترک کرنے کی اجازت نہیں ہے اس لئے عورتوں اور معذوروں کو منیٰ پہنچانے کا کوئی اور معقول انتظام کریں۔

ISLAMIC DA'WAH ACADEMY

حج کا تیسرا دن

(دسویں ذی الحجہ)

مزدلفہ کا وقوف

مسئلہ: وقوفِ مزدلفہ کا وقت صبح صادق سے لے کر طلوعِ آفتاب سے چند منٹ پہلے تک ہے، اس پورے وقت میں سے مزدلفہ میں کم از کم ایک لمحے کے لئے ٹھہرنا واجب ہے اور پورا وقت ٹھہرنا سنّت ہے۔

مسئلہ: بلا عذر وقوفِ مزدلفہ چھوڑنے سے دم واجب ہوگا۔

مسئلہ: اگر کوئی شخص صبح صادق ہوتے ہی فجر کی نماز پڑھ کر مزدلفہ سے منیٰ کے لئے روانہ ہوجائے تو وجوب ادا ہوجائے گا۔

(۱) مستحب یہ ہے کہ صبح صادق ہوتے ہی فجر کی نماز اوّل وقت میں ادا کریں۔

(۲) اب وقوف کریں، قبلہ رُخ کھڑے ہوکر دعا کے لئے ہاتھ اٹھانے کی طرح ہاتھ اُٹھا کر درود شریف، تکبیر، تہلیل، استغفار، تلبیہ اور دعا میں مشغول رہیں، اگر تھک جائیں تو بیٹھنے کی بھی گنجائش ہے، مگر لیٹنا مکروہ ہے، معذور کے لئے لیٹنے کی بھی اجازت ہے، یہ بھی

قبولیت کا وقت ہے۔

(۳) طلوعِ شمس سے کچھ پہلے تک آپ عبادت میں مشغول رہیں، سورج نکلنے میں جب دو رکعات کے بقدر وقت باقی رہ جائے تب مزدلفہ سے منیٰ کے لئے روانہ ہوں، راستے میں ذکر میں مشغول رہیں اور بکثرت تلبیہ پڑھیں۔

فائدہ: یہاں بھی ٹور آپریٹر (tour operator) کی طرف سے جلدی کروائی جاتی ہے، آپ فجر کی نماز سے فارغ ہوکر جتنی دیر ہوسکے قبلہ رو ہوکر دعا، ذکر اور تلبیہ میں مشغول رہیں اور اس کے بعد بس میں سوار ہوں، یہ بات ذہن میں رہے کہ جب تک سورج طلوع نہ ہو اور آپ مزدلفہ کی حدود میں ہیں، اس وقت تک آپ کا وقوف جاری ہے، لہٰذا بس میں بیٹھنے کے بعد بھی سورج طلوع ہونے سے کچھ پہلے تک ذکر، تلبیہ اور دعا میں مشغول رہیں، یہ وقت بھی قبولیت کا ہے۔

مشورہ: مزدلفہ سے منیٰ بس کے ذریعے سفر کرنے کے بجائے پیدل جانے میں آسانی رہے گی اور جلدی پہنچ جائیں گے، مگر یہ خیال رہے کہ منیٰ میں قیام کی جگہ خوب اچھی طرح معلوم ہو اور آپ کے ساتھ کمزور یا معذور نہ ہوں۔

ISLAMIC DA'WAH ACADEMY

مسئلہ: حاجی کے لئے عید کی نماز نہیں ہے۔

منیٰ

حاجی کے لئے سب سے زیادہ مصروفیت والا دن دسویں ذی الحجہ ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منیٰ پہنچنے کے بعد چار کام کئے:

(۱) سب سے پہلے بڑے شیطان کی رمی کی۔

(۲) اس کے بعد حج کی قربانی کی (یہ حجِّ تمتّع اور حجِّ قران کرنے والوں کے لئے واجب اور حجِّ افراد کرنے والوں کے لئے مستحب ہے)۔

(۳) اس کے بعد سر کے بال منڈوائے۔

(۴) اس کے بعد مکّہ مکرّمہ تشریف لے گئے اور طوافِ زیارت کیا اور ظہر سے پہلے واپس منیٰ تشریف لے آئے۔

ان چار کاموں میں سے طوافِ زیارت فرض ہے اور باقی تین کام واجب ہیں۔

ISLĀMIC DA'WAH ACADEMY

اہم مسئلہ: حجِّ قران اور حجِّ تمتّع کرنے والوں کے لئے پہلے تین کاموں میں ترتیب ضروری ہے، یعنی پہلے رمی کرنا پھر قربانی اور پھر سر کے بالوں کا حلق، اگر ان تین کاموں میں سے کوئی کام آگے یا پیچھے ہو جائے تو دم لازم ہوگا، چونکہ فقہِ حنفی میں اسی پر فتویٰ ہے اس لئے صحت مند اور طاقتور لوگوں کو اسی پر عمل کرنا چاہئے۔

جو ضعیف، کمزور یا معذور ہیں اور ہجوم اور اپنی معذوری کی وجہ سے اس ترتیب پر عمل کرنے سے قاصر ہیں، انہیں کسی اچھے ماہر مفتی کی طرف رجوع کر کے اس سلسلے میں رہنمائی حاصل کر لینی چاہئے۔

مسئلہ: حجِّ افراد کرنے والوں کے لئے حج کی قربانی مستحب ہے اس لئے وہ رمی کر کے حلق سے فارغ ہو سکتے ہیں، لیکن اگر وہ قربانی کو بھی ترتیب میں شامل کر لیں تو یہ ان کے لئے مستحب ہے، البتہ رمی اور حلق میں ترتیب ان کے لئے بھی ضروری ہے۔

ان تین کاموں کی ترتیب کو یاد رکھنے کے لئے انگریزی میں ایک code بنایا ہے: PASS۔

ISLĀMIC DA'WAH ACADEMY

P	PELTING	رمی	۱
A S	ANIMAL SACRIFICE	قربانی	۲
S	SHAVING	حلق	۳

اگر ہم کوشش کر کے ان تینوں ارکان کو ترتیب سے ادا کریں گے تو ان شاء اللہ ہم PASS ہوجائیں گے اور ہمارے ذمّے دم نہیں ہوگا۔

اہم مشورہ: منیٰ پہنچنے کے بعد اکثر حجّاج کو احرام سے نکلنے کی جلدی ہوتی ہے، اس لئے وہ رمی، قربانی اور حلق سے جلدی فارغ ہونے کی کوشش کرتے ہیں، اس کی وجہ سے بعض لوگ بڑی تکلیف میں پڑ جاتے ہیں، آپ رمی، قربانی، حلق اور طواف زیارت کا نظام بنانے سے پہلے اپنے حالات کا جائزہ لیں، یہ دیکھیں کہ آپ کے ساتھ کس قسم کے لوگ ہیں: صحت مند اور طاقتور یا بوڑھے، عورتیں، بچّے اور بیمار؟ اس کو مدّنظر رکھتے ہوئے آپ اپنا نظام بنائیں۔

کمزوروں کا لحاظ کرتے ہوئے ان کاموں کو اطمینان سے کرنے

کی وجہ سے احرام سے نکلنے میں کچھ گھنٹے تاخیر ہوگی، مگر تکلیفوں سے حفاظت رہے گی اور سب کو راحت ملے گی، کبھی کبھی چند گھنٹے صبر نہ کرنے کی وجہ سے بڑی تکلیف اُٹھانی پڑتی ہے۔

اب ان چاروں کاموں کو علیٰحدہ علیٰحدہ بیان کیا جاتا ہے:

رمی

منیٰ میں ایک مسجد ہے جسے مسجدِ خیف کہتے ہیں، اس کے قریب تین ستون ہیں جنہیں عربی میں جمرات، اور ہمارے دیار میں شیاطین کہتے ہیں، ان پر کنکریاں پھینکنے کو رمی کہتے ہیں۔

فائدہ: کچھ سال پہلے تک جمرات کی علامتیں تین ستونوں کی شکل میں تھیں، ۱۴۲۵ھ میں سعودی حکومت نے ایک بڑی تعمیر مکمّل کی، اصلی ستونوں کو باقی رکھ کر ان کو چوڑا کر کے ۱۵ سے ۲۰ میٹر کی دیوار بنائی، اس لئے اب رمی کرتے ہیں تو کنکریاں ستونوں پر نہیں، بلکہ دیواروں پر پھینکی جاتی ہیں۔

ISLĀMIC DAʿWAH ACADEMY

رمی کی مشروعیت

شعب الایمان کی ایک روایت ہے کہ جب ابراہیم علیہ السلام مناسکِ حج ادا کرنے کے لئے منیٰ تشریف لائے تو جس جگہ پر جمرۂ عقبہ (بڑا شیطان) ہے وہاں شیطان ظاہر ہوا، آپ علیہ السلام نے سات کنکریاں اُٹھا کر شیطان پر پھینکیں، شیطان زمین میں دھنس گیا، جب آپ علیہ السلام آگے بڑھے تو پھر دوبارہ ظاہر ہوا، آپ نے پھر سات کنکریاں پھینکیں اور وہ پھر زمین میں دھنس گیا، جب آپ علیہ السلام اور آگے بڑھے تو پھر نمودار ہوا، آپ نے پھر سات کنکریاں پھینکیں تو پھر زمین میں دھنس گیا۔ حضرت ابن عبّاس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم شیطان پر کنکریاں مارتے ہو اور اپنے دادا ابراہیم علیہ السلام کے دین پر چلتے ہو۔[1]

رمی کے مسائل

مسئلہ: دسویں ذی الحجہ کو صرف جمرۂ عقبہ (بڑے شیطان) کی رمی کرنا واجب ہے (جب کہ گیارہویں اور بارہویں ذی الحجہ کو تینوں جمرات کی رمی کرنا واجب ہے)۔

ISLĀMIC DA'WAH ACADEMY

---

[1] شعب الإيمان، كتاب المناسك، ح(٣٧٨٣)

مسئلہ: اگر کوئی شخص ان تینوں میں سے کسی ایک کی رمی کو بھی بغیر عذر کے چھوڑ دے گا تو تیرہویں ذی الحجہ کے غروب سے پہلے تک اس کے ذمّے دم اور رمی کی قضا ہوگی اور تیرہویں کے غروب کے بعد صرف دم ہوگا، رمی کی قضا نہیں ہوگی۔

مسئلہ: صرف معذور شخص کسی اور کو اپنی طرف سے رمی کرنے کے لئے وکیل بنا سکتا ہے، اگر کوئی شخص شرعی عذر کے بغیر کسی کو وکیل بنا کر رمی چھوڑے گا تو وہ گنہگار ہوگا اور اس پر دم لازم ہوگا، شریعت کی نظر میں تین قسم کے لوگ معذور ہوں گے:

۱) جو کھڑے ہوکر نماز نہ پڑھ سکیں۔

۲) جو اپنی قیام گاہ سے جمرات تک پیدل چل کر جانے کی قدرت نہ رکھیں اور انہیں سواری بھی نہ ملے۔

۳) جو پیدل چل کر جانے کی قدرت رکھیں یا عدمِ قدرت کی صورت میں انہیں سواری مل رہی ہو، لیکن جانے کی صورت میں مرض بڑھ جانے کا یا سخت تکلیف کا قوی اندیشہ ہو۔

یہ لوگ شرعی معذور ہیں، ان کے لئے کسی کو وکیل بنانا جائز ہے۔

فائدہ: شریعت کی نظر میں ہجوم اور کم ہمّتی معذوری نہیں ہے۔

مشورہ: معذور ہونے نہ ہونے کے بارے میں خود فیصلہ کرنے کے بجائے کسی اچھے مفتی یا عالم سے رہنمائی لیں تو بہتر ہے۔

مسئلہ: شرعی عذر کی وجہ سے جب ایک شخص معذور قرار دیا گیا تو اس کی رمی کے صحیح ہونے کے لئے اس کا کسی کو وکیل بنانا ضروری ہے، اس کو چاہئے کہ وہ کسی کو نائب بناتے ہوئے کہے کہ آپ جا کر میری طرف سے رمی کریں۔ اگر کسی نے معذور کی طرف سے اس کے کہے بغیر رمی کر لی تو وہ رمی معتبر نہیں ہوگی، ہاں اگر کوئی معذور بے ہوش ہو یا عقل کھو چکا ہو تو ایسے آدمی کی طرف سے بغیر کہے بھی رمی کرنا درست ہوگا۔

اہم بات: آج کل ان دونوں باتوں میں بڑی کوتاہی ہو رہی ہے، جو معذور نہیں ہوتے وہ بھی کسی اور کو رمی کے لئے وکیل بناتے ہیں، اور جو لوگ حقیقت میں معذور ہوتے ہیں اور جن کے لئے وکیل بنانا جائز بھی ہے، ان کی طرف سے وکیل بنے بغیر ہی دوسرے لوگ رمی کر لیتے ہیں، ان دونوں صورتوں میں رمی صحیح نہیں ہوتی اس لئے خوب احتیاط کرنا چاہئے۔

مسئلہ: جو شخص معذور کی طرف سے رمی کرنے کے لئے وکیل بنایا جائے اس کے لئے افضل یہ ہے کہ پہلے اپنی طرف سے رمی کرے اور اس کے بعد معذور کی طرف سے، اور دوسرے اور تیسرے دن کی رمی میں افضل یہ ہے کہ اوّلاً بالترتیب تینوں جمرات کی اپنی طرف سے رمی کرے اور اس کے بعد لوٹ کر دوسری مرتبہ معذور کی طرف سے ترتیب وار رمی کرے۔

مسئلہ: ہجوم کی وجہ سے اگر ہر جمرہ (شیطان) پر پہلے اپنی رمی کرلے پھر معذور کی طرف سے کرلے تب بھی جائز ہے۔

مسئلہ: اپنی طرف سے ایک کنکری مارنا پھر معذور کی طرف سے کا یک مارنا مکروہ ہے۔

رمی کا وقت

دسویں ذی الحجہ کو رمی کا وقت صبح صادق سے لے کر دوسرے دن کی صبح صادق تک رہتا ہے۔

صبح صادق سے لے کر سورج کے طلوع ہونے تک مکروہ وقت ہے۔

سورج کے طلوع ہونے سے زوال تک مستحب وقت ہے۔

زوال سے مغرب تک مباح یعنی بغیر کراہت کے جائز ہے۔

مغرب سے صبح صادق تک مکروہ ہے۔

صبح صادق سے طلوعِ شمس تک	مکروہ
طلوعِ شمس سے زوال تک	مستحب
زوال سے غروب تک	مباح
غروب سے صبح صادق تک	مکروہ

بوڑھوں، عورتوں، بچّوں اور بیماروں کے لئے ان مذکورہ اوقات میں سے کوئی بھی وقت مکروہ نہیں ہے، یہ لوگ جس وقت چاہیں بغیر کراہت کے رمی کر سکتے ہیں، بلکہ عورتوں کے لئے رات کا وقت افضل ہے۔

مشورہ: آج کل نئی توسیع کی وجہ سے رمی میں کافی سہولت ہوگئی ہے اس لئے صحت مند مردوں کے لئے بہتر یہی ہے کہ رمی مستحب وقت میں کریں، اگر زوال سے کچھ پہلے کوشش کریں گے تو امید ہے کہ آسانی سے ہو جائے گی، لیکن اگر زوال سے پہلے مشکل لگے اور

بیمار ہونے یا کسی عضو کے ٹوٹ جانے کا یا رمی کے صحیح نہ ہونے کا اندیشہ ہوتو مغرب سے تقریباً ایک گھنٹہ پہلے کوشش کرنی چاہئے تا کہ مباح وقت میں ہو جائے، اگر مغرب سے پہلے بھی مذکورہ خطرات ہوں تو پھر مغرب سے صبح صادق تک جب چاہیں کرلیں، ان شاء اللہ تعالیٰ کراہت نہیں ہوگی اس لئے کہ عذر کی صورت میں کراہت باقی نہیں رہتی۔

صحت مند حضرات سے گزارش ہے کہ آپ ارکان ادا کرتے ہوئے اپنے ساتھ آئے ہوئے کمزور لوگوں کا پورا لحاظ رکھیں، اگر ایسا محسوس ہو کہ مستحب وقت میں ان کے ساتھ رمی کرنا مشکل ہوگا تو عصر سے لے کر صبح صادق تک جب مناسب معلوم ہو کریں، ان شاء اللہ امید ہے کہ ان کمزوروں کی رعایت کی وجہ سے غروب کے بعد بھی رمی کرنے میں کراہت نہیں ہوگی۔

دسویں کی رمی کا طریقہ

مسجدِ خیف سے قریب والا ستون (دیوار) چھوٹا شیطان ہے، اس کے بعد والا درمیانی شیطان اور اس کے بعد والا بڑا شیطان ہے، یاد رکھنے کے لئے آسان طریقہ یہ ہے کہ شیطان جتنا بڑا ہوگا مسجد سے اتنا ہی دور رہے گا۔

آج صرف جمرۂ عقبہ (بڑے شیطان) کی رمی کرنی ہے۔

(۱) رمی شروع کرنے سے پہلے تلبیہ بند کردیں۔

مسئلہ: ابھی تک رمی نہیں کی ہے اور دسویں کا سورج غروب ہوگیا، تب بھی تلبیہ موقوف کردیں۔

(۲) ستون (دیوار) سے کم از کم پانچ ہاتھ (ڈیڑھ میٹر) کے فاصلے پر کھڑے رہیں، زیادہ فاصلہ ہو تو کوئی حرج نہیں۔

(۳) اس طرح کھڑے رہیں کہ منیٰ دائیں طرف ہو اور مکّہ مکرّمہ بائیں طرف، یہ طریقہ سنّت ہے۔

فائدہ: اگر آپ کی دائیں طرف مسجدِ خیف ہوگی تو بائیں طرف مکّہ مکرّمہ ہوگا۔

مسئلہ: اگر ہجوم کی وجہ سے اس طرح کھڑے نہ رہ سکیں تو کسی بھی جانب سے رمی کرسکتے ہیں۔

(۴) مرد حضرات کنکری کو داہنے ہاتھ کے انگوٹھے اور شہادت کی انگلی سے پکڑ کر، ہاتھ اتنا اونچا کرلیں کہ بغل نظر آئے، عورتیں اپنا ہاتھ اتنا اونچا نہ اٹھائیں۔

ISLAMIC DA'WAH ACADEMY

(۵) اللّٰہُ اَکْبَر کہتے ہوئے کنکری کو پھینکیں۔

مسئلہ: کنکری پھینکتے ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ دعا پڑھنا بہتر ہے:

اَللّٰہُ أَکْبَرُ اَللّٰہُ أَکْبَرُ، اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ حَجًّا مَبْرُوْراً وَذَنْباً مَغْفُوْراً، وَعَمَلاً مَشْکُوْراً[۱]

اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اے اللہ! میرے اس حج کو حجِّ مبرور بنا اور گناہوں کو معاف فرما اور میرے عمل کو قبول فرما۔

مسئلہ: یہ بات بھی ذہن میں رہے کہ کنکریوں کو ستونوں (دیواروں) پر پھینکنا ضروری نہیں ہے، بلکہ اس طرح پھینکے کہ کنکریاں ستون (دیوار) کے قریب تین ہاتھ (تقریباً ایک میٹر) کے فاصلے کے اندر اندر گرے، لہٰذا اگر کنکری دیوار کو نہیں لگی مگر تین ہاتھ کے فاصلے کے اندر گر گئی تو رمی صحیح ہو گئی، اور اگر دیوار پر لگی مگر اس سے ٹکرا کر دور جا کر تین ہاتھ کے فاصلے سے باہر گری تو رمی صحیح نہیں ہو گی، اس کنکری کی جگہ دوسری پھینکنی پڑے گی، آج کل جمرات کے اردگرد بڑے حوض کی معروضی شکل بنا دی گئی ہے، اس حوض کے اندر یا

---

[۱] السنن الکبری للبیھقي، کتاب الحج، باب رمي الجمرۃ من بطن الوادي، ح(۹۶۲۸)

کنکریوں کے ڈھیر میں کنکری گرنی چاہئے۔

(٦) ساتوں کنکریوں کو ایک ایک کر کے اسی طریقے سے پھینکیں۔

مسئلہ: ساتوں کنکریوں کو الگ الگ پھینکنا ضروری ہے، اگر کوئی شخص دو یا دو سے زائد کنکریاں ایک ساتھ پھینکے تو وہ ایک ہی شمار ہوگی، اگر ساتوں ایک ساتھ پھینکے تب بھی ایک ہی شمار ہوگی۔

(٧) رمی کے بعد دعا نہیں کرنی ہے، اب اپنی قیام گاہ پر چلے جائیں۔

مسئلہ: دائیں ہاتھ سے رمی کرنا مسنون ہے۔

مسئلہ: رمی کے بعد دعا کرنے کے سلسلے میں قاعدہ یہ ہے کہ چھوٹے اور درمیان والے شیطان کی رمی کے بعد دعا ہوگی اور بڑے شیطان کے بعد دعا نہیں ہوگی۔

مسئلہ: آج صرف بڑے شیطان کی رمی مسنون ہے، باقی دو کی بدعت ہے۔

مسئلہ: رمی کرتے وقت باوضوء ہونا افضل ہے، ضروری نہیں ہے۔

حج کی قربانی

حجِّ قران اور حجِّ تمتّع کرنے والوں کے ذمّے بطورِ شکرانہ ایک قربانی واجب ہے اس لئے کہ انہیں ایک ہی سفر میں عمرہ اور حج، دو عبادتوں کی سعادت ملی، اس قربانی کو دمِ شکر کہتے ہیں، حجِّ افراد کرنے والوں کے لئے حج کی یہ قربانی مستحب ہے۔

قربانی کا وقت

قربانی کا وقت دس ذوالحجہ کی صبح صادق سے بارہ ذوالحجہ کی مغرب تک ہے اور مسنون وقت طلوعِ شمس کے بعد ہے، ان تین دنوں میں جب چاہیں کر سکتے ہیں، البتہ حجِّ قران اور حجِّ تمتّع کرنے والے جب تک قربانی سے فارغ نہیں ہوں گے اُس وقت تک حلق نہیں کر سکیں گے۔

مسئلہ: قربانی میں افضل یہ ہے کہ خود اپنے ہاتھوں سے ذبح کرے، اگر خود نہیں کر سکتے تو کسی سے کروائے اور خود حاضر رہے، اور اگر ایسے حالات ہیں کہ نہ خود کر سکتے ہیں نہ وہاں حاضر رہ سکتے ہیں تو پھر یہ کام کسی معتبر آدمی کو سونپے۔

ISLAMIC DA'WAH ACADEMY

مسئلہ: اپنی قربانی کا گوشت کھانا مستحب ہے۔

اہم مشورہ: حجِّ تمتّع یا حجِّ قران کرنے والے اگر اپنی قربانی کسی کے حوالے کرتے ہیں تو انہیں یہ معلوم ہونا ضروری ہے کہ ان کی قربانی کس وقت ہوگی، بہتر تو یہی ہے کہ قربانی خود کریں، اگر خود کرنا ممکن نہ ہو تو پھر کسی معتبر آدمی کو سپرد کریں جو آپ کے لئے قربانی کا وقت مقرّر کرے اور قربانی کرکے آپ کو اس کی اطّلاع بھی کرے، اس طرح آپ اس مقرّرہ وقت سے پہلے رمی سے فارغ ہوسکیں گے اور اطّلاع کے بعد حلق کرسکیں گے۔

فائدہ: کمزور لوگوں کے لئے یہ شکل بہتر ہوگی کہ وہ دسویں ذی الحجّہ کو مغرب سے پہلے یا مغرب کے بعد رمی کریں، پھر اس کے بعد حج کی قربانی کرکے حلق کریں۔

مسئلہ: حجّ کی قربانی اور عید الاضحیٰ کی قربانی دو الگ الگ قربانیاں ہیں، لہٰذا یہ نیت ضروری ہے کہ یہ حجِّ تمتّع یا حجِّ قران کی قربانی ہے۔

مسئلہ: جو حجّاج مقیم ہو گئے ہیں اور عید الاضحیٰ کی قربانی کے ان پر واجب ہونے کے دوسرے شرائط بھی موجود ہیں، ان پر عید الاضحیٰ کی قربانی بھی واجب ہے، یہ منیٰ، حدودِ حرم، اپنے وطن وغیرہ کسی بھی

جگہ ہوسکتی ہے۔

مسئلہ: حج کی قربانی کا حدودِ حرم میں ذبح ہونا ضروری ہے اور منیٰ میں مسنون۔

حلق اور قصر

حلق اور قصر کے مسائل تسہیل الحج حصّہ اوّل ص ۱۰۳ پر ملاحظہ فرمائیں۔

حلق کے بعد حاجی احرام سے نکل جائے گا اور میاں بیوی والے تعلّقات کے علاوہ احرام کی سب پابندیاں ختم ہوجائیں گی۔

میاں بیوی والے تعلّقات اس وقت جائز ہوں گے جب طوافِ زیارت سے فارغ ہوگا۔

مسئلہ: اگر کوئی طوافِ زیارت حلق سے پہلے کرلے تو اس کے لئے میاں بیوی والے تعلّقات جائز نہیں ہوں گے اس لئے کہ میاں بیوی والے تعلّقات جائز ہونے کے لئے حلق اور طوافِ زیارت دونوں ضروری ہیں۔

مسئلہ: میاں بیوی والے تعلّقات کے علاوہ دوسرے ممنوعات

کے جائز ہونے کے لئے صرف حلق کافی ہے۔

مسئلہ: حج کا حلق یا قصر منیٰ میں سنّت ہے اور حدودِ حرم میں ضروری ہے، حدودِ حرم سے باہر کرانے سے دم لازم ہوگا۔

مسئلہ: حلق یا قصر بارہویں کے غروب تک جائز ہے، لیکن اس کے بغیر احرام کی پابندیاں ختم نہیں ہوں گی۔

مسئلہ: اگر بارہویں کے غروب تک حلق نہیں کیا تو دم دینا پڑے گا۔

طوافِ زیارت اور سعی

(۱) اب آپ طوافِ زیارت کریں، یہ بھی حج کا رکن اور فرض ہے۔

مسئلہ: طوافِ زیارت کا وقت دسویں ذی الحجہ کی صبح صادق سے لے کر بارہویں ذی الحجہ کے غروب تک ہے، دسویں کو افضل ہے اور بارہویں کے بعد مکروہِ تحریمی ہے، اس صورت میں دم بھی واجب ہوگا۔

مسئلہ: اگر کوئی رمی سے پہلے طوافِ زیارت کرلے، یا رمی اور قربانی کے درمیان، یا قربانی اور حلق کے درمیان تب بھی فرض ادا

ہو جائے گا، مگر ایسا کرنا خلافِ سنّت ہے، اس لئے بہتر یہ ہے کہ طوافِ زیارت حلق کے بعد کریں۔

مشورہ: ہمارے زمانے میں ہجوم کافی ہوتا ہے اس لئے وہ لوگ جن کے ساتھ بوڑھے، عورتیں اور بچّے ہیں وہ یا تو دسویں ذی الحجّہ کو عشاء کے بعد طوافِ زیارت کریں یا گیارہویں ذی الحجہ کو صبح کے وقت، امید ہے کہ ان اوقات میں ہجوم کم ہوگا، اس سلسلے میں تجربہ کار لوگوں سے ضرور مشورہ کرلیں۔

مسئلہ: طوافِ زیارت کا طریقہ وہی ہے جو عمرے کے طواف میں مذکور ہوا، (تسہیل الحج حصّہ اوّل ص ۸۲ پر ملاحظہ فرمائیں)، البتہ اگر آپ حلق کر کے احرام سے نکل چکے ہیں تو اضطباع نہیں کریں گے، پہلے تین چکّروں میں صرف رمل کریں گے۔

اگر حلق باقی ہے اور احرام سے نکلے نہیں ہیں تو طوافِ زیارت میں رمل بھی ہوگا اور اضطباع بھی، یہ تب ہے جب کہ ابھی حج کی سعی باقی ہے۔

اگر حج کی سعی منیٰ جانے سے پہلے کر چکے ہیں تو نہ رمل ہوگا اور نہ اضطباع۔

مسئلہ: اگر عورت حیض یا نفاس کی حالت میں ہے تو اس کے لئے طوافِ زیارت کرنا یا مسجد میں داخل ہونا حرام ہے، اس لئے اگر ایسی عورت طوافِ زیارت کو مؤخّر کرے تب بھی دم نہیں ہوگا، وہ پاک ہوجانے کے بعد غسل کرکے طوافِ زیارت کرے گی۔

اہم بات: طوافِ زیارت فرض ہے، یہ کسی حالت میں معاف نہیں ہوتا، اس کے بغیر حج مکمّل نہیں ہوگا، اگر طوافِ زیارت کئے بغیر کوئی گھر آجاتا ہے تو اسے واپس مکّہ مکرّمہ جاکر طوافِ زیارت کرنا ہوگا تاکہ اس کا حج مکمّل ہوجائے، اس تاخیر کی وجہ سے دم بھی دینا پڑے گا، بہت سے لوگ اس مسئلے سے ناواقف ہوتے ہیں اس لئے عورتوں کے ایامِ حیض کا خیال کئے بغیر بکنگ (booking) کرالیتے ہیں اور انہیں طوافِ زیارت کرائے بغیر واپس لے آتے ہیں، اس صورت میں عورت کا حج نامکمّل رہے گا اور اس کو واپس جاکر طوافِ زیارت کرنا ہوگا، اور ظاہر ہے کہ جب تک طوافِ زیارت سے فراغت نہیں ہوگی اس وقت تک میاں بیوی والے تعلّقات بھی جائز نہیں ہوں گے چاہے سالہا سال گزر جائیں، ایسی صورت میں میاں بیوی والے تعلّقات کی وجہ سے دم بھی ہوگا، اس لئے طوافِ زیارت کرائے بغیر اپنی عورتوں کو ہرگز واپس نہ لائیں۔

ایسی اُلجھن میں مبتلا شخص کو کسی اچھے ماہر مفتی سے رہنمائی حاصل کرنی چاہئے۔

مسئلہ: اگر حاجی حلق یا قصر سے فارغ ہو گیا ہو تو طوافِ زیارت کے بعد میاں بیوی کے تعلّقات بھی حلال ہو جاتے ہیں۔

(۲) اگر آپ نے منیٰ جانے سے پہلے حج کی سعی نہیں کی ہے تو اب کر لیں۔

مسئلہ: حج کی سعی کے لئے وقت کی کوئی تحدید نہیں ہے، بارہویں ذی الحجہ کے بعد بھی جائز ہے، مگر مکروہِ تنزیہی ہے۔

فائدہ: منیٰ کے ایام میں بہت غفلت برتی جاتی ہے، احرام سے نکلنے کے بعد لوگوں میں عبادت کا ذوق وشوق بالکل نظر نہیں آتا، یہ ذکرُ اللہ کے ایام ہیں اس لئے اپنے آپ کو گناہ اور فضول کاموں سے خوب بچائیں اور پورے اہتمام کے ساتھ عبادت، ذکر اللہ، تلاوت اور دعا میں مشغول رکھیں۔

مسئلہ: ۱۰،۱۱، ۱۲ ذو الحجہ کی راتوں کا اکثر حصّہ منیٰ میں گزارنا مسنون ہے، منیٰ کے علاوہ مکّہ مکرّمہ یا کسی اور جگہ ان راتوں کو گزارنا خلافِ سنّت ہے، ہاں اگر طوافِ زیارت کی وجہ سے یا مکّہ

مکرّمہ سے واپسی میں ٹریفک کی وجہ سے تاخیر ہوجائے تو مضائقہ نہیں۔

مسئلہ: بہت سے حجّاج کے خیمے حکومت کی طرف سے منٰی کے بجائے مزدلفہ میں لگا دئے جاتے ہیں، ایسے حجّاج منٰی میں رات گزارنے کے سلسلے میں معذور ہیں۔

ISLAMIC DA'WAH ACADEMY

حج کا چوتھا دن

(گیارہویں ذی الحجہ)

رمی کا وقت

گیارہویں اور بارہویں ذی الحجّہ کو رمی کا وقت زوال سے شروع ہوتا ہے اور صبح صادق پر ختم ہوتا ہے۔

زوال سے لے کر مغرب تک مستحب وقت ہے، اور مغرب سے لے کر صبح صادق تک مکروہ۔

رمی کا طریقہ

(۱) آج زوال کے بعد تینوں جمرات کی رمی کرنی ہے، یہ واجب ہے۔

(۲) سب سے پہلے جمرۂ اولیٰ (چھوٹے شیطان) کی رمی کریں، ستون (دیوار) سے کم از کم پانچ ہاتھ (ڈیڑھ میٹر) کے فاصلے پر کھڑے رہیں، زیادہ فاصلہ ہو تو کوئی حرج نہیں۔

(۳) جمرۂ اولیٰ کی رمی کرتے ہوئے قبلہ رُخ ہو کر اس طرح

کھڑے رہیں کہ آپ کے اور قبلہ کے درمیان جمرہ ہو مگر جمرہ کا زیادہ حصّہ آپ کی دائیں جانب ہو۔

فائدہ: اگر آپ کی پشت میں مسجدِ خیف ہوگی تو سامنے قبلہ ہوگا۔

مسئلہ: اگر ہجوم کی وجہ سے اس طرح کھڑے نہ رہ سکیں تو کسی بھی جانب سے رمی کر سکتے ہیں۔

(۴) مرد حضرات کنکری کو داہنے ہاتھ کے انگوٹھے اور شہادت کی انگلی سے پکڑ کر، ہاتھ اتنا اونچا کرلیں کہ بغل نظر آئے، عورتیں اپنا ہاتھ اتنا اونچا نہ اٹھائیں۔

(۵) اَللّٰہُ أَکْبَرُ کہتے ہوئے کنکری کو پھینکیں۔

(۶) ساتوں کنکریوں کو ایک ایک کر کے اسی طریقے سے پھینکیں۔

(۷) اس کے بعد مجمع سے ایک طرف ہٹ کر قبلہ رخ ہوکر کم از کم ۲۰ آیات کی تلاوت کے بقدر (تقریباً چار منٹ) ذکر، استغفار اور دعا کیجئے۔

(۸) اب مذکورہ طریقے کے مطابق جمرۂ وسطیٰ (بیچ والے

ISLĀMIC DA'WAH ACADEMY

شیطان) کی رمی کر کے دعا کیجئے۔

(۹) اخیر میں جمرۂ عقبہ (بڑے شیطان) کی رمی کیجئے، اگر ہو سکے تو اس طرح کھڑے رہیں کہ منیٰ دائیں طرف ہو اور مکّہ مکرّمہ بائیں طرف، یہ طریقہ سنّت ہے، اس کے بعد دعا نہیں ہے۔

فائدہ: اگر آپ کی دائیں طرف مسجدِ خیف ہوگی تو بائیں طرف مکّہ مکرّمہ ہوگا۔

مسئلہ: اگر ہجوم بہت زیادہ ہو اور تکلیف کا اندیشہ ہو تو رمی کو مغرب کے بعد کرلیں اس لئے کہ اس کی گنجائش ہے، (وضاحت ص ۴۵ پر گزر چکی ہے)۔

مسئلہ: گیارہویں اور بارہویں ذی الحجّہ کو زوال سے پہلے رمی کرنا درست نہیں، اگر کوئی اس وقت رمی کرے گا تو وہ معتبر نہیں ہوگی اور اس کو زوال کے بعد لوٹانا پڑے گا۔

ISLAMIC DA'WAH ACADEMY

حج کا پانچواں دن

(بارہویں ذی الحجہ)

آج بھی گزشتہ کل کی طرح تینوں جمرات کی رمی کرنی ہے، اس کا وقت اور طریقہ وہی ہے جو گزشتہ کل **"حج کا چوتھا دن"** کے عنوان کے تحت گزرا۔

مسئلہ: بارہویں ذی الحجہ کو رمی سے فارغ ہوکر غروب سے پہلے منیٰ کی حدود سے نکل جانا چاہئے، اگر رمی سے فارغ ہوکر غروب تک منیٰ کی حدود سے نہ نکل سکے تو اب تیرہویں کی رمی کئے بغیر نکلنا مکروہ ہے، یاد رہے کہ اس صورت میں تیرہویں کی رمی واجب نہیں ہے اور اس کو کئے بغیر منیٰ سے نکلنا کراہت تنزیہی کے ساتھ جائز ہے اور اس کی وجہ سے دم نہیں ہوگا۔

مسئلہ: اگر کوئی صبح صادق تک بھی منیٰ کی حدود سے نہ نکل سکے تو اب اس کے لئے تیرہویں کی رمی واجب ہوگی، اگر رمی کئے بغیر چلا جائے گا تو دم واجب ہوگا۔

ISLĀMIC DA'WAH ACADEMY

اہم فائدہ: لوگوں میں یہ غلط فہمی ہے کہ اگر غروب سے پہلے منیٰ

سے نہ نکل سکے تو پھر تیرہویں کی رمی واجب ہوجاتی ہے، اور چونکہ منیٰ میں تیرہویں تک ٹھہرنے کا انتظام نہیں ہوتا اس لئے سب کوشش کرتے ہیں کہ کسی طرح بھی غروب سے پہلے نکل جائیں۔

پہلے عرض کیا جاچکا ہے کہ اگر ہجوم کی وجہ سے مغرب سے پہلے رمی کرنا مشکل ہو تو مغرب کے بعد کرلیں، اس صورت میں مکّہ مکرّمہ جانا کراہت تنزیہی کے ساتھ جائز ہے، اور جب کمزور لوگ ساتھ ہوں تب تو مغرب کے بعد نہ رمی کرنا مکروہ ہے نہ منیٰ سے نکلنا مکروہ ہے۔

فائدہ: منیٰ سے مکّہ مکرّمہ جاتے ہوئے بہت لوگ ٹریفک میں پھنس جاتے ہیں اور اسی حالت میں مغرب کا وقت نکل جاتا ہے، اس بات کا پورا خیال رکھیں کہ آپ کی مغرب قضا نہ ہو اور مکّہ مکرّمہ پہنچ کر عشاء بھی ادا ہو۔

ISLĀMIC DA'WAH ACADEMY

تیرہویں کی رمی

بارہویں ذی الحجہ کی رمی کے بعد آپ مکّہ مکرّمہ جا سکتے ہیں، لیکن تیرہویں ذی الحجہ کی رمی کر کے جانا افضل ہے۔

رمی کا وقت

تیرہویں ذی الحجّہ کو رمی کا وقت صبح صادق سے شروع ہوتا ہے اور مغرب پر ختم ہوتا ہے۔

صبح صادق سے لے کر زوال تک مکروہ وقت ہے۔

زوال سے لے کر مغرب تک مستحب وقت ہے۔

رمی کا طریقہ

وہی طریقہ ہے جو گیارہویں اور بارہویں کی رمی کا تھا۔

مسئلہ: ۹ ذوالحجہ سے ۱۳ ذوالحجہ تک عمرہ کرنا منع ہے۔

فائدہ: آخری دن کی رمی کے بعد آپ حج سے فارغ ہو گئے، اب مکّہ مکرّمہ کے قیام کے بقیہ ایام کی خوب قدردانی کریں، اس کے لئے تسہیل الحج حصّہ اوّل ص ۱۰۶ پر ’’مکّہ مکرّمہ میں قیام کے دوران‘‘

کے عنوان کے تحت مذکورہ ہدایات کو پڑھ کر ان پر عمل کیجئے۔

طوافِ وداع

طوافِ وداع میقات سے باہر رہنے والوں پر واجب ہے اور عذر کے بغیر چھوڑنے پر دم واجب ہوگا۔

مکّہ مکرّمہ اور میقات کے اندر رہنے والوں کے لئے طوافِ وداع مستحب ہے۔

طوافِ وداع کا وقت

طوافِ وداع کا وقت طوافِ زیارت کے بعد شروع ہوتا ہے، لیکن افضل یہ ہے کہ تمام کاموں سے فارغ ہوکر سفر سے پہلے بالکل اخیر میں کیا جائے۔

طوافِ وداع کا طریقہ

(۱) طوافِ وداع اسی طرح کیجئے جس طرح عمرے کا طواف کیا تھا، مگر اس میں رمل اور اضطباع نہیں ہوگا۔

(۲) طوافِ وداع کرتے ہوئے دل میں غم ہو اور آنکھوں میں آنسو، یہ خیال آئے کہ کہیں یہ آخری طواف نہ ہو اور دل میں شوق اور

ISLAMIC DA'WAH ACADEMY

تمنّا ہو کہ اللہ تعالیٰ حرمین شریفین کی حاضری کی سعادت بار بار نصیب کرے، طواف کے دوران توبہ و استغفار اور ذکر و درود شریف میں مشغول رہیں۔

(۳) طواف کے بعد مقامِ ابراہیم کے پیچھے دو رکعات ادا کریں اور اس کے بعد دعا کریں۔

(۴) ملتزم پر آئیں اور ملتزم سے چمٹ کر آہ و زاری کے ساتھ توبہ، استغفار اور دعا کریں۔

(۵) اب جی بھر کر زمزم پئیں۔

(۶) اس کے بعد حجرِ اسود کا استلام کر کے حرم شریف سے حسرت، افسوس اور غم کے ساتھ رخصت ہوں۔

(۷) جب دروازے پر پہنچیں تو بیت اللہ پر ایک آخری نظر ڈال کر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے ساتھ شکر ادا کریں اور پھر دعا کریں:

اے اللہ! میرے عمرے، حج، زیارت اور عبادت کو محض اپنے لطف و کرم سے قبول فرما!

اے اللہ! مجھے یہاں کی حاضری قبولیت کے ساتھ بار بار نصیب فرما!

اے اللہ! وہ ساری علمی اور روحانی نعمتیں عطا فرما جو آپ نے اپنے برگزیدہ بندوں کو حرمین شریفین کی برکت سے عطا فرمائی تھیں۔

اے اللہ! میرے اس سفر کی ساری دعائیں، انبیاءِ کرام علیہم السلام، صحابہ رضی اللہ عنہم، آپ کے نیک اور مقبول بندوں اور اِس سال کے حاجیوں نے سفرِ حج کے دوران جو جو اچھی دعائیں مانگی ہیں، سب میرے حق میں، میرے ماں باپ کے حق میں، میرے اساتذہ اور مشائخ کے حق میں، میرے بیوی بچّوں کے حق میں، میرے بھائی بہنوں کے حق میں، میرے رشتہ داروں کے حق میں، میرے دوست احباب کے حق میں، میرے متعلّقین کے حق میں، میرے مُحبّین و محسنین کے حق میں، جن جن لوگوں نے مجھے دعا کے لئے کہا ہے ان کے حق میں اور پوری اُمّت کے حق میں قبول فرما۔

عورت اگر حالتِ حیض میں ہے تو اس کے لئے مسجد میں آنا جائز نہیں ہے اس لئے وہ وضوء کر کے مسجد کے قریب آ کر اگر ہو سکے تو کسی دروازے سے بیت اللہ پر نظر ڈالے اور نمبر (٦) میں مذکور دعا کر کے رخصت ہو جائے۔

مسئلہ: طوافِ وداع کر لینے کے بعد بھی حرم شریف میں آمد و رفت

جائز ہے، اگر نفل طواف کرنے کا داعیہ پیدا ہو تو وہ بھی کر سکتے ہیں، یہ خیال غلط ہے کہ طوافِ وداع کر لینے کے بعد نہ حرم شریف میں جا سکتے ہیں نہ طواف کر سکتے ہیں، مثلاً کسی کی بدھ کو روانگی ہے اور منگل کو طوافِ وداع سے فارغ ہو گیا، بدھ کو حرم شریف میں جا کر خیال آیا کہ اچھا موقع ہے ایک اور طواف کر لوں، تو کر سکتا ہے، بلکہ کر لینا چاہئے اس لئے کہ بڑے ثواب کا کام ہے۔

مسئلہ: طوافِ وداع کے بعد اگر مکّہ مکرّمہ میں مزید قیام ہو گیا تو روانہ ہونے سے پہلے دوبارہ طوافِ وداع مستحب ہے۔

مسئلہ: طوافِ وداع کے لئے نیت بھی ضروری نہیں، اگر کسی نے طوافِ زیارت کے بعد نفل طواف کر لیا اور اس کے بعد طوافِ وداع نہ کر سکا تو وہ نفل طواف طوافِ وداع کے قائم مقام ہو جائے گا۔

مسئلہ: اگر کوئی عورت حیض کی حالت میں ہے تو اس سے طوافِ وداع معاف ہو جاتا ہے اور وہ طوافِ وداع کئے بغیر واپس لوٹ سکتی ہے، اس کی وجہ سے حج میں نہ کوئی نقص آئے گا اور نہ اس پر کوئی دم ہوگا۔

مسئلہ: اگر کوئی شخص طوافِ وداع کئے بغیر میقات سے نکل گیا تو

ISLĀMIC DA'WAH ACADEMY

اس پر دم لازم ہوگا، اگر وہ دوبارہ عمرے کا احرام باندھ کر آئے، عمرہ کرے اور پھر طوافِ وداع کرے تو پھر دم لازم نہیں ہوگا۔

واپسی کے دوران

ایک مرتبہ یہ روسیاہ اپنے محبوب حاجی صاحب، حضرت حاجی محمد فاروق صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ بیرون ملک کے سفر سے واپس لوٹ رہا تھا، حاجی صاحب فرمانے لگے کہ حضرت مولانا مسیح اللہ خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے تھے کہ کسی بھی دینی سفر سے واپسی کے دوران استغفار بھی خوب کرنا چاہئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا اور شکر بھی خوب کرنا چاہئے۔

توبہ اور استغفار اس وجہ سے کہ ہم کمزور ہیں اس لئے ہم سے غلطیاں ہوئی ہوں گی اور نیکیوں میں بھی کمی رہی ہوگی، اور شکر اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے بغیر استحقاق کے اتنی ساری نعمتوں سے نوازا۔

اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائیں اور قبولیت کے ساتھ حرمین شریفین کی بار بار حاضری نصیب فرمائیں۔ (آمین)

ISLĀMIC DA'WAH ACADEMY

واپسی کے بعد

سفرِ حج سے واپسی کے بعد ہمیں چار باتوں کا خوب اہتمام کرنا چاہئے:

(۱) اخلاص باقی رہے اور مرتے دم تک باقی رہے، واپسی پر شہرت اور واہ واہ کے لئے لوگوں کے سامنے نہ اپنے حج کے واقعات بیان کریں نہ وہاں کی عبادتوں کا اور اچھے کاموں کا تذکرہ کریں، ہاں اگر کسی کو ترغیب دینے کی نیت سے کچھ کہہ دیں تو حرج نہیں، بلکہ ثواب کا ذریعہ ہے، یاد رہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے دلوں کی نیتوں کو خوب جانتے ہیں۔

(۲) اس سفر کے اچھے پہلوؤں کو بیان کریں، مہمان اگر واپسی کے بعد میزبان کی بُرائی کرے گا تو میزبان کو تکلیف ہوگی، ہم بھی اللہ تعالیٰ کے مہمان تھے، اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنے گھر بلایا، اپنے محبوب پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے در پر حاضری کی سعادت نصیب فرمائی، یہ بڑی ناشکری ہوگی کہ وہاں کی بے شمار اچھائیوں کے تذکرے کو چھوڑ کر چند معمولی مشقّتوں کا ذکر کریں، اس سے بہت زیادہ بچنے کی ضرورت ہے، اگر وہاں کی مشقّتوں کا تذکرہ کرنے کی وجہ سے کوئی حج کا ارادہ

رکھنے والا اپنا ارادہ بدل دے تو عنداللہ ہم بھی گنہگار رہوں گے۔

(۳) حجِّ مبرور کا بدلہ حدیث میں جنّت بتلایا گیا ہے، اُس کی علامت یہ ہے کہ حج کے بعد انسان کی زندگی میں اچھی تبدیلی آئے، پہلے نماز نہیں پڑھتا تھا اب نماز پڑھنے لگ گیا، پہلے ماں باپ کا خیال نہیں رکھتا تھا اب ماں باپ کی خدمت کرنے لگا ہے، پہلے غیبت کرتا تھا، لوگوں پر بہتان باندھتا تھا اب بچتا ہے، پہلے شراب اور زنا میں مبتلا رہتا تھا اب ان گناہوں کو چھوڑ چکا ہے، اگر حج کے بعد زندگی میں اس طرح کی خوشگوار دینی تبدیلی آئے تو سمجھو کہ حجِّ مبرور نصیب ہوا ہے، اور اگر زندگی ویسی ہی رہی جیسے پہلے تھی تو سمجھو کہ حجِّ مبرور نصیب نہیں ہوا ہے، اس لئے زندگی میں خوشگوار تبدیلی لانے کی خوب کوشش ہونی چاہئے۔

(۴) جس طرح آپ نے حج کا طریقہ سیکھنے کی فکر کی، کتابیں پڑھتے رہے، شوق سے علماء کے پاس جاتے رہے، اسی طرح اللہ تعالیٰ کے حکموں کو زندگی کے تمام شعبوں میں بجالانے کی غرض سے علماءِ کرام کے پاس جا کر پورے ذوق وشوق کے ساتھ علم حاصل کریں اور اپنی زندگی میں پورے دین کو لانے کی کوشش کریں، ان

شاء اللہ تعالیٰ نفع بھی ہوگا اور دینی ترقّی بھی ہوگی۔

اللہ تعالیٰ حج کی برکات اور اس کے ثمرات دارین میں نصیب فرمائیں اور مرتے دم تک صحیح علم کی روشنی میں پورے دین پر عمل کی توفیق عطا فرمائیں۔ (آمین)

وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِيْنَ

مجمع الدعوة الإسلامي
ISLĀMIC DA'WAH ACADEMY